میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا (الہام حضرت مسیح موعود ؑ)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ انچارج سیرالیون
گورنر جنرل کے ہمراہ

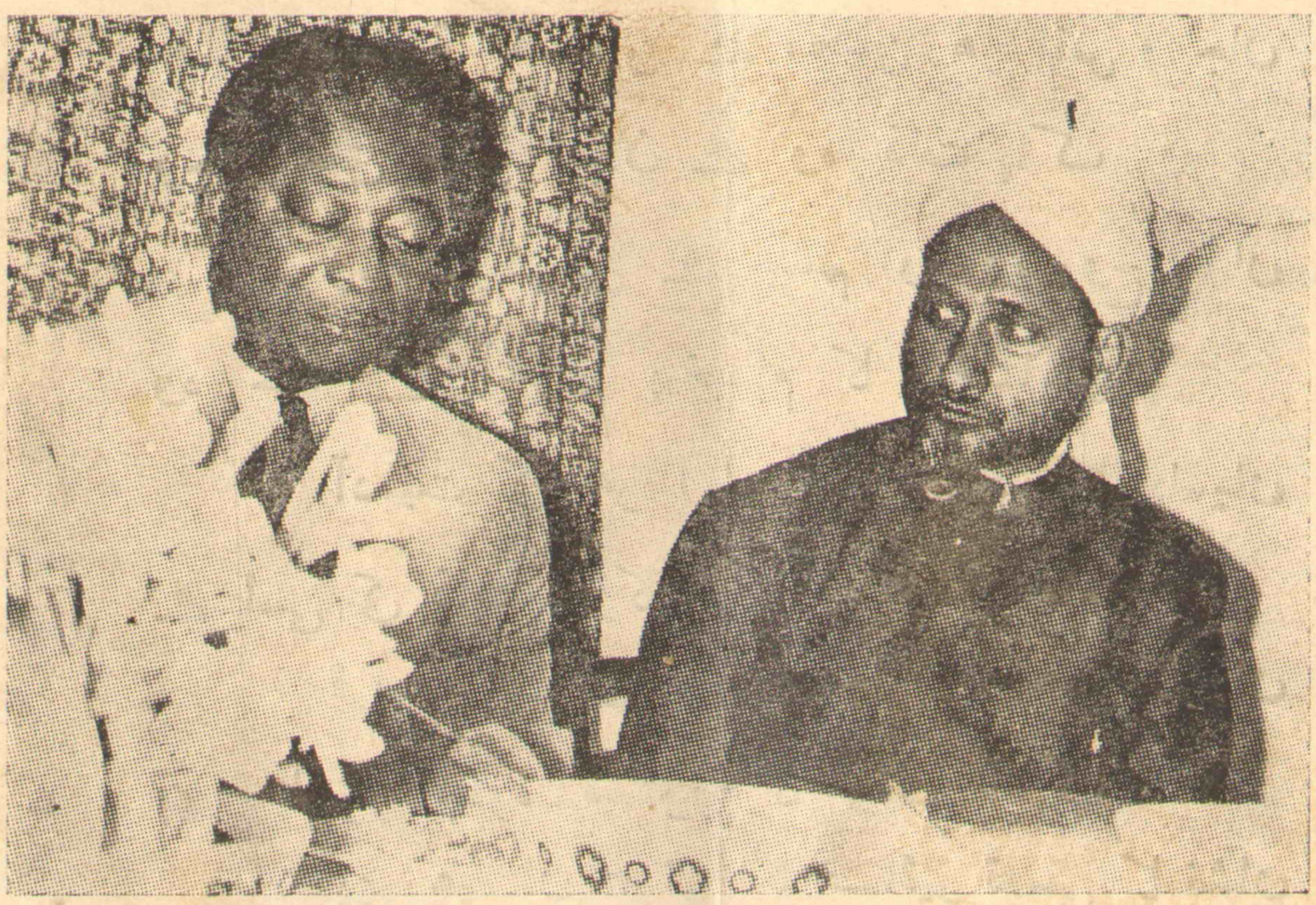

Maulvi Mohammad Siddique Shahid with His Excellency
the Governor General of Sierra Leone.

ایڈیٹر
نسیم سیفی

احسان ۱۳۴۸ ہش
بیع الاول ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ
جون ۱۹۶۹ء

نعت رسول ﷺ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بزم میں گر ہو گدایان محمد کا بیاں
کارواں کی گرد بن جاتے ہیں شاہان جہاں

زندگی کو زندگی ملتی ہے اس کے نام سے
موت اس کی رہ میں کہلاتی ہے عمر جاوداں

اس کا ہر ہر لفظ ہے اک رہبر دنیا و دیں
بے پروں کو بھی سکھاتا ہے فلک پروازیاں

ہر گھڑی ہر آن ہر لحظہ کرم اور پھر کرم
رحمۃ اللعالمین ہے محسن ہر انس و جاں

وجہ خلق عالم امکان ہے وہ ذات پاک
وسعت کونین ہے جسم اور وہ روح رواں

وہ خدا کے آخری پیغـام کا پیغـامبر
آدمیت کی ہر اک قدر حسیں کا پاسباں

ہے اسی کی ذات بابرکات کا یہ فیض عام
قرب منزل سے نوازے جا رہے ہیں کارواں

پھر ظہور جلوۂ مستور کا وقت آ گیا
پھر عیـاں ہونے لگا تـاثیر قدسی کا نشاں

جو بزعم خویش ہیں ختم نبوت کے نقیب
مہر کا اے کاش ان پر بھی کھلے رازنہاں

کیوں کروں میں ذکر اپنی ہی شفاعت کا نسیم
شافع محشر کی ہم سب پر ہو نگہ مہرباں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

احسان ۱۳۴۸ھ ش

(جون ۱۹۶۹ء)

ایڈیٹر

نسیم سیفی

سالانہ چندہ:- دو روپے ۲ فی پرچہ ۲۵ پیسے

جملہ خط و کتابت بنام مینیجنگ ایڈیٹر ہونی چاہیئے

خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر فرمایا کریں۔

۲۔ پرچہ نہ ملنے کی اطلاع ہر ماہ کی بیس تاریخ تک بھجوانے سے پرچہ دوبارہ بھیجا جا سکتا ہے۔

۳۔ چندہ اپنی جماعت میں دیگر چندوں کے ساتھ ادا کیا جا سکتا ہے البتہ ہمیں اطلاع ضرور دیں کہ ادائیگی کر دی گئی ہے۔

ترتیب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

- جملہ وسائل کا استعمال (اداریہ) ص ۲
- یہود واہ وٹنسز تحریک ۵
- نظم ۱۳
- تحریک جدید ——— حضرت المصلح الموعودؓ کی عظیم یادگار ۱۴
- کاروانِ اسلام ——— (تحریک جدید کی خبریں) ۱۷
- آئس لینڈ میں تبلیغ اسلام ۲۰
- اشتہارات ۲۳

پبلشر:- عبداللطیف خان

مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت:- دفتر ماہنامہ تحریک جدید

دفاتر تحریک جدید انجمن احمدیہ

پاکستان - ربوہ

طالبِ دُعا نورالدین خوشنویس ربوہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۵ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۶

احسان ھ ۱۳۴۸ ش

(جون ۱۹۶۹ء)

ادارتیہ

جملہ وسائل کا استعمال

عیسائیت نے تبلیغ کی اوٹ میں مختلف قسم کے ہزاروں ادارے تقریباً ہر ملک میں کھول رکھے ہیں۔ سکولوں اور ہسپتالوں کے علاوہ امدادی انجمنوں کی بھی ان میں نہ صرف یہ کہ کمی نہیں بلکہ بھرمار ہے۔ اور روز بروز ان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ لوگ دلائل کے ذریعہ سمجھنے سمجھانے کے کم قائل ہیں۔ اور قائل ہوں بھی کس طرح۔ جب مذہب ان کی دانست میں ـــــ یا نادانستہ طور پر ان کے خیال میں ـــــ ایک معمہ ہے۔ تثلیث کے سلسلہ میں تو وہ فخریہ کہتے ہیں کہ یہ ایک ناقابلِ فہم معمہ ہے اور اس کا معمہ ہونا ہی اس کی خوبی اور خوبصورتی ہے۔

بہرحال دلائل کی جگہ وہ دیگر ذرائع کا استعمال زیادہ ضروری سمجھتے ہیں اور اگر دیکھا جائے تو ان کا یہ طریق کم از کم ایک خاص طبقہ پر اثر بھی ضرور کرتا ہے۔ اوّل تو مشکل وقت میں کسی کی مدد کرنا ہی اُسے ممنونِ احسان بنا دیتا ہے اور مدد کرنے والے کے خیالات کی طرف مائل کر دیتا ہے۔ پھر جب اس پر یہ بھی کہا جائے کہ وہ ایسا اس لئے کر رہے ہیں کہ انہیں اُن کے پیشوا نے ایسا کرنے کے لئے کہا ہے تو لوگ یقیناً اس سے متاثر ہوں گے اور ان کے مذہب کے متعلق سوچنے کی طرف رغبت پیدا ہو جائیگی۔

ماہنامہ ورلڈ کرسچین ڈائجسٹ (جو انگلستان سے شائع ہوتا ہے) نے اپنے ایک حالیہ شمارہ

میں عیسائیوں کو امدادی انجمنوں کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس بات کی ضرورت کو بھی پیش کیا ہے کہ ہر شخص اپنی اپنی جگہ پر حتی المقدور کوشش کرے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو قریب سے قریب تر لائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم نے اس بات کا ذکر اس لئے کیا ہے تا معلوم ہو سکے کہ ہمارے مدمقابل کیا ہتھیار استعمال کر رہے ہیں اور ہمیں کن جہات سے مقابلہ کی تیاری کرنی ہے اور کس طرح اپنے وسائل کو بروئے کار لاکر نہ صرف دنیا کو غلط روی سے بچانا ہے بلکہ صحیح راستے پر ڈال کر اھدنا الصراط المستقیم کی دعا کی قبولیت کا واشگاف الفاظ میں اظہار کرنا ہے۔

ورلڈ کرسچین ڈائجسٹ نے اس مضمون کو شروع یوں کیا ہے کہ اس وقت دُنیا میں صرف اور صرف ایک ہی ایسا ادارہ ہے جو دُنیا کو تباہی سے بچا سکتا ہے اور وہ ادارہ ہے عیسائیت۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم دُنیا کو کھول کر بتا دیں کہ یہ بیان نہ صرف درست نہیں بلکہ ظاہر و باہر طور پر غلط ہے عیسائیت ـــــ موجودہ مسخ شدہ عیسائیت ـــــ ہی نے تو دُنیا کے اخلاق کو بگاڑا ہے۔ اور مذہب سے بیگانگی پیدا کی ہے۔ کمیونزم جیسی مادہ پرستی کی تحریک عیسائیت ہی کے عقائد کا ردِ عمل ہے۔ یورپ اور امریکہ میں جس شدّت کے ساتھ اخلاقی گراوٹ کا مظاہرہ ہو رہا ہے اس کی سند تو عیسائیت ہی سے ملتی ہے۔ حد تو یہ ہے کہ اس دَوڑ میں یہ لوگ اس قدر آگے نکل گئے ہیں کہ اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی غیر اخلاقی الزام لگانے سے باز نہیں آتے۔ یا کم از کم اتنا تو وہ دل کھول کر کرتے ہیں کہ ان اخلاقی غلاظتوں کا جواز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی سے تلاش کرنے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ برطانیہ کی ملکہ کو محافظِ عیسائیت کہا جاتا ہے لیکن اس نے ایسے ایسے قانونوں کو رائج کیا ہے کہ ان کی بداخلاقی کا ذکر کرتے ہوئے مردوں کو بھی شرم آتی ہے۔ یہ آزادی اور آزاد روی عیسائیت ہی کی تو مرہونِ منت ہے۔

بے شک عیسائی انجمنیں لوگوں کی جیبیں بھر سکتی ہیں ـــــ اُن کی جیبیں جو مفلوک الحال ہیں اور جو پیسے پیسے کو ترس رہے ہیں ـــــ لیکن اس بات سے کسی کو انکار نہ ہونا چاہیئے کہ جیبیں بھرتے ہی ان کے دل اور دماغ اخلاقی اقدار سے خالی کر دیئے جاتے ہیں اور اس طرح روز بروز دنیا میں ایسے لوگوں کا اضافہ ہو رہا ہے جو دُنیا کو ہر جہت سے تباہی کی طرف لے جا رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِن حالات میں ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر ممکن کوشش کریں کہ اخلاقی اقدار کو قائم کیا جائے اور صحیح راستے کی نشاندہی کرتے ہوئے ہر فردِ بشر کو اللہ تعالیٰ کے آستانے پر لا کھڑا کیا جائے کیونکہ دُنیا کو اس وقت تک امن و سکون نہیں مل سکے گا جب تک کہ وہ اپنے خالقِ حقیقی سے رشتہ جوڑ کر اس کے دیئے ہوئے ضابطۂ حیات پر عمل پیرا نہ ہو۔

ہمارا کام بہت وسیع ہے اور ہمارے وسائل بہت محدود۔ لیکن ہمارا ایک وسیلہ ایسا ہے جو باقی سب وسائل پر حاوی بھی ہے اور ان سے زیادہ اہم اور زیادہ مؤثر بھی — اور وہ ہے دُعا — ہمیں تبلیغ و تربیت کے ساتھ ساتھ دعاؤں میں بھی مشغول رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈالے اور دُنیا کو غلط روی سے بچا کر صحیح راستے پر چلائے اور حقیقی کامیابی سے نوازے۔ آمین

کیا ہم سب اپنی اپنی جگہ اور اپنے اپنے طریق پر اور اپنے اپنے وسائل کے مطابق اس سلسلہ میں کوئی خدمات سرانجام دے رہے ہیں؟ ہمارے قارئین خود ہی اس پر غور فرمائیں ؎

دین کا پلڑا دُنیا کے پلڑے سے بھاری رکھنے کی تلقین

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"انسان کو چاہیئے کہ حسنات کا پلڑا بھاری رکھے مگر جہاں تک دیکھا جاتا ہے اسکی معروفیت اسقدر دنیا میں ہے کہ یہ پلڑا بھاری ہوتا نظر نہیں آتا۔ رات دن اسی فکر میں ہے کہ وہ کام دُنیا کا ہو جاتا، فلاں زمین مل جائے، فلاں مکان بن جاوے۔ حالانکہ اسے چاہیئے کہ افکار میں بھی دین کا پلڑا دنیا کے پلڑے سے بھاری رکھے۔ اگر کوئی شخص رات دن نماز روزہ میں مصروف ہے تو یہ بھی اسکے کام ہرگز نہیں آسکتا جب تک کہ خدا کو اس نے مقدم نہیں رکھا ہوا۔ ہر بات اور فعل میں اللہ تعالیٰ کو نصب العین بنانا چاہیئے ورنہ خدا کی قبولیت کے لائق ہرگز نہ ٹھہرے گا۔ دنیا کا ایک بُت ہوتا ہے جو کہ ہر وقت انسان کی بغل میں ہوتا ہے۔ اگر وہ مقابلہ اور موازنہ کر کے دیکھیگا تو اسے معلوم ہوگا کہ طرح طرح کی نمائش اس نے دنیا کے لئے بنا رکھی ہے اور دین کا پہلو بہت کمزور ہے۔ حالانکہ عمر کا اعتبار نہیں اور نہ علم ہے کہ اس نے ایک پل کے بعد زندہ بھی رہنا ہے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۸۶)

نسیم سیفی

"یہوواہ وٹنسز" تحریک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲)

دیگر عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ خدا باپ، خدا بیٹا اور خدا روح القدس تینوں ازلی ابدی ہیں اور تینوں برابر ہیں۔ گو اس برابری کے باوجود تینوں مل کر ایک خدا بناتے ہیں (یہ تینوں مل کر ایک خدا بنانے والی بھی عجیب بات ہے۔ کبھی وہ یہ مثال دیتے ہیں کہ جس طرح لیمپ میں تیل بھی ہوتا ہے اور بتی بھی اور لیمپ کالوہے کا فریم بھی، اور یہ سب چیزیں مل کر ایک لیمپ بناتی ہیں اسی طرح خدا باپ، خدا بیٹا اور روح القدس مل کر ایک خدا بناتے ہیں۔ اور کبھی ایسی ہی کوئی اور مثال دیتے ہیں اور پھر اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ عیسائیت بھی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت ہی کی قائل ہے)۔ ایک عیسائی پادری ہیں جو مغربی افریقہ میں اسلام کے خلاف جہاد خصوصی میں اپنی عمر صرف کر رہے ہیں اور امریکہ سے بھیجے ہی اس لئے گئے تھے کہ مغربی افریقہ کے عیسائیوں کو اسلام کی خامیوں سے آگاہ کریں اور انہیں بتائیں کہ اسلام کا کس طرح مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ جب اس پادری صاحب کو تثلیث سمجھانے کی مشکل پیش آئی تو انہوں نے کہا کہ ہم تو تثلیث کو اس طرح مانتے ہیں کہ گویا وہ تین بھی ہیں اور ایک بھی۔ اور وہ اس طرح کہ ہم ان کو آپس میں ضرب دیتے ہیں انہیں جمع نہیں کرتے چنانچہ انہوں نے اپنی کتاب Teaching of Gospel to the Muslims میں لکھا ہے کہ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ خدا باپ اور خدا بیٹا اور خدا روح القدس تین خدا ہیں، یہ بات غلط ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح ایک ضرب ایک ضرب ایک کا جواب ایک ہے نہ کہ تین۔ گویا کہ ان کے خیال میں خدا باپ کو خدا بیٹے سے اور اس کے نتیجہ کو خدا روح القدس سے ضرب دینی چاہیئے۔ کتنی عجیب منطق ہے کہ زید، بکر اور عمرو کو بجائے تین اشخاص کہنے کے ایک دوسرے سے ضرب دے کر ہم کہیں کہ یہ تو ایک ہی شخص ہے۔

بہرحال عیسائی تین خدا مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تینوں ازلی ابدی ہیں۔ یہوواہ وٹنسز اس سے اختلاف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایک ایسا وقت بھی تھا جب خدا جس کا اصل نام یہوواہ ہے اکیلا تھا:۔

> "اس لئے ایک ایسا وقت بھی تھا جبکہ یہوواہ تمام کائنات میں اکیلا تھا۔ تمام تر زندگی، قوت

اور قوتِ متخیلہ اس میں تھیں لیکن
یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اکیلا
پن محسوس کرتا تھا کیونکہ وہ اپنے
آپ میں مکمل ہے اور کوئی ایسی
چیز نہیں جس کی وہ کمی محسوس
کرتا ہو۔"

اگر ایک وقت میں خدا اکیلا تھا تو اس سے نہ صرف تثلیث کی تردید ہوئی بلکہ یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ حقیقی طور پر خدا ایک ہی ہے۔ یہ دونوں ایسی باتیں ہیں جو دیگر عیسائیوں اور یہوواہ وٹنسز کے درمیان وجہ اختلاف ہیں۔

یسوع مسیح کی پوزیشن میں بھی اختلاف یہیں سے شروع ہوتا ہے یعنی عام عیسائیوں کے عقیدے کے مطابق وہ ازلی ہیں اور یہوواہ وٹنسز کے عقیدے کے مطابق وہ ایسے نہیں۔ یہوواہ وٹنسز کہتے ہیں کہ یسوع مسیح خدا تعالیٰ کی سب سے پہلی مخلوق ہیں۔

"He was the 1st
of Jehovah
Gods' creation"
(L.G.T-P.35)

یوحنا کی انجیل میں لکھا ہے:۔

"All things were
made by him
and without him
was not any thing
made that was
made."

اُردو کی انجیل میں ترجمہ کسی قدر مختلف ہے، وہاں لکھا ہے:۔

"سب چیزیں اسی کے وسیلہ
سے پیدا ہوئیں اور جو کچھ پیدا ہوا
ہے اس میں سے کوئی چیز بھی اس
کے بغیر پیدا نہیں ہوئی" (یوحنا ۱/۳-۴)

ظاہر ہے کہ made by him کا ترجمہ یہ ہونا چاہیئے تھا کہ "اس نے بنائیں" لیکن اُردو میں "وسیلہ" درمیان میں لے آئے ہیں جو صریحاً غلط ترجمہ ہے۔ بہرحال عیسائی یہ مانتے ہیں کہ ہر چیز یسوع مسیح نے پیدا کی۔ اس کے بالمقابل یہوواہ وٹنسز کہتے ہیں:

"He is not the
author of the
Creation of
God.

خدا کی مخلوق کو انہوں نے نہیں بنایا۔ البتہ یہ وہ ضرور کہتے ہیں کہ خدا نے سب سے پہلے یسوع مسیح کو تخلیق کیا اور پھر باقی تمام اشیاء کو بنانے کے لئے یسوع مسیح کو اپنا رفیقِ کار بنا لیا۔

عیسائیوں کا یہ خیال کہ مسیح ازلی ہے اُس آیت سے مستنبط ہے جو یوحنا میں اس طرح آتی ہے "ابتداء میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھا۔ یہی ابتداء میں خدا کے ساتھ تھا" (۱/۱-۲)۔
یہوواہ وٹنسز کہتے ہیں کہ یہاں کلام کے معنی
ہیں Representative, mouth peice
Speaker
Digitized by Khilafat Library Rabwah
کلمہ ہونے کی وجہ سے وہ خدا (God)
تو تھے لیکن قادر و توانا خدا (Almiglty God)
نہ تھے کیونکہ قادر و توانا خدا Jehovah
ہے۔ گویا کہ یہوواہ وٹنسز کے مطابق یسوع مسیح
مخلوقِ خدا تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ یسوع مسیح جو
کلمہ (یعنی Logos یا word)
تھے خدا کی دوسری مخلوق سے بہت پہلے تخلیق
کئے جا چکے تھے۔ اس دوسری مخلوق میں سے ایک
نے اپنے آپ کو ابلیس بنا لیا تھا۔
(let God be true P.36)

پہلے اِس بات کا ذکر کیا جا چکا ہے کہ عام
عیسائی اپنے تینوں خداؤں کو برابر کا خدا مانتے
ہیں۔ یہوواہ وٹنسز کو اس بات سے اختلاف
ہے۔ وہ کہتے ہیں زمین پر ظاہر ہونے سے قبل
خدا کا یہ اکلوتا بیٹا ہرگز یہ خیال نہیں کرتا تھا کہ
وہ خدا کے برابر ہے کیونکہ ایسا خیال کرنا ابلیس
کی پیروی کے مترادف ہو جاتا۔ اس سلسلہ میں
Let God be true کا ایک فقرہ
انگریزی ہی میں سنیئے:-

"he did not follow the course of the devil and plot and scheme to make himself like or equal to the most High God and to rob God or usurp God's place. on the contrary he showed his subjection to God as his superior by humbling himself under God's almighty hand even to the most extreme degree, which means to a most disgraceful death. (P. 37)

ترجمہ:- اس نے شیطان کی پیروی نہ کی اور
اپنے آپ کو قادرِ مطلق خدا کے برابر
پیش کرنے کی سازش نہ کی اور

نہ خدا کے وقار اور اس کی بلندی
کو چرانے کی کوشش کی۔ اسکے
بالمقابل اس نے اپنے آپ کو خدا
کا ماتحت ثابت کیا اور نہایت
عجز کے ساتھ اس بات کا اقرار کیا
اور نہایت بے عزتی کی زندگی
قبول کی یعنی بے عزتی کی موت
گوارا کی۔

خدا باپ اور خدا بیٹا کی برابری کی تردید کیلئے یہوواہ وٹنسز ایک اور دلیل بھی دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ خدا نے مسیح کو وفات کے بعد پہلے سے بلند تر درجہ عطا کیا۔ اب اگر یہ مانا جائے کہ مسیح اور خدا پہلے ہی برابر تھے تو معلوم ہوا کہ وفات کے بعد وہ خدا باپ سے بڑے ہو گئے جو کوئی عیسائی ماننے کے لئے تیار نہیں۔ پس وہ نہ وفات سے پہلے خدا کے برابر تھے اور نہ وفات کے بعد۔

حضرت مریم

کیتھولک عیسائیوں سے ان کا یہ اختلاف بھی نمایاں حیثیت رکھتا ہے کہ کیتھولک تو حضرت مریم کو خدا کی ماں کہتے ہیں لیکن یہوواہ وٹنسز ایسی بات کو کلمۂ کفر سمجھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں:-

"It is blasphemously improper to call her mother of God"

یقیناً یہوواہ وٹنسز کے خیال میں کیتھولک عیسائیوں نے بابل کے مشرکوں سے اپنایا ہے کیونکہ وہ Rhea (Semiramis) یا Venus کو خداؤں کی ماں سمجھ کر انکی عبادت کرتے تھے۔ یہوواہ وٹنسز یہ بھی کہتے ہیں کہ مسیح نے حضرت مریم کو کبھی Blessed Mary (بابرکت مریم) کہہ کر نہ پکارا تھا بلکہ ہر دفعہ "عورت" کہتے تھے۔ مسیح کی پیدائش کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی معجزانہ طاقت سے حضرت مریم حاملہ ہوئی تھیں اور مسیح کا روحانی وجود جو کافی پہلے سے تخلیق ہو چکا تھا انسانی شکل اختیار کر گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تثلیث

تثلیث کے متعلق بعض باتیں ضمناً پہلے کہی جا چکی ہیں اب کسی قدر تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے

یہوواہ وٹنسز کہتے ہیں کہ منظم عیسائیت کا ایک بنیادی عقیدہ مقدس تثلیث ہے۔ کیتھولک انسائیکلو پیڈیا میں "تثلیث" کے ماتحت لکھا ہے:-

"The trinity is the term employed to signify the central doctrine of the xtian religion ... in the

unity of the Godhead there are three persons, the Father, the Son and the Holy Spirit, these three persons being truly distinct one from another. Thus in the words of the Athanasian Creed: The Father is God, the Son is God, and the Holy Spirit is God, and yet there are not three Gods, but one God!

ترجمہ۔ تثلیث عیسائیت کے عقائد کا مرکزی نقطہ ہے یعنی خدا کی شخصیت میں دراصل تین اشخاص موجود ہیں باپ، بیٹا اور روح القدس۔ یہ تینوں ایک دوسرے سے ممتاز ہیں۔ پس باپ بھی خدا ہے، بیٹا بھی خدا ہے اور روح القدس بھی خدا ہے۔ اس کے باوجود تین نہیں بلکہ ایک ہی خدا ہے۔"

یہوواہ وٹنسز اس کے متعلق کہتے ہیں۔ یہ بات Very Confusing ہے یعنی بات کو بہت خلط ملط کر دیا گیا ہے اور اسے معمہ (mystery) کہہ کر دلوں کو اطمینان نہیں دلایا جا سکتا۔ انجیل میں لکھا ہے۔ خدا ابتری کا نہیں امن کا بانی ہے۔ ابتری Confusion کا ترجمہ ہے جس کے لئے میں نے خلط ملط کا لفظ استعمال کیا ہے۔

تثلیث کا نظریہ دراصل بابل کے باشندوں اور مصریوں سے مستعار لیا گیا ہے اور باوجود اس کے کہ خدا نے اسرائیلیوں کو حکم دیا تھا کہ وہ بابلی اور مصریوں سے میل ملاپ نہ رکھیں انہوں نے میل ملاپ رکھا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تثلیث کا عقیدہ انکے مذہب میں داخل ہو گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس سلسلہ میں یہوواہ وٹنسز دو باتوں کی طرف خاص طور پر توجہ دلاتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ دوسری صدی عیسوی میں ایک شخص نے جس کا نام Tertullian تھا اور جو (Carthage) افریقہ کا رہنے والا تھا اپنی لاطینی مذہبی تحریروں میں Trinitas کا لفظ استعمال کیا حالانکہ پرانے یا نئے عہد نامہ میں Trinity (تثلیث) کا لفظ ایک دفعہ بھی استعمال نہیں ہوا اور دوسرے یہ کہ دوسری صدی عیسوی میں تثلیث کو باقاعدہ طور پر منظم مذہب میں عقیدہ کی حیثیت سے ایک پادری تھیوفیلس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(THEOPHILUS) نامی نے داخل کیا تھا۔ اور اس کے بعد ۳۲۵ء میں پادریوں کی ایک کونسل نے Nicea کے مقام پر اس عقیدہ کی تصدیق کر دی تھی اور اس وقت سے لے کر آج تک عیسائی تثلیث کے عقیدہ کو اپنائے ہوئے ہیں۔

تثلیث کے ماننے والے جو آیات پیش کرتے ہیں وہ یہ ہیں :-

(۱) یوحنا کا پہلا عام خط باب ۵ آیت ۷ :-

"اور گواہی دینے والے تین ہیں

روح اور پانی اور خون، اور یہ

تینوں ایک ہی بات پر متفق ہیں"

انگریزی بائبل میں یہ الفاظ ہیں :-

"For there are three that bear record in heaven, the Father, the word and the Holy Ghost and there three are one."

(۲) یوحنا کی انجیل باب ۱۰ آیت ۳۰ :-

"میں اور باپ ایک ہیں"

(۳) تیمتھیس کے نام پولوس رسول کا پہلا خط باب ۳ آیت ۱۶ :-

"وہ جو جسم میں ظاہر ہوا"

ان تینوں حوالوں کا ذکر کر کے یہوواہ وٹنسز کہتے ہیں کہ جب کسی پادری سے سوال کیا جائے کہ تین ایک کس طرح ہو سکتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ ایک معمہ ہے یا اسے وہ ایک مثلث کے ذریعہ یا ایسے بُتوں کے ذریعہ جن میں ایک شخص کے تین سر بنائے گئے ہوں سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن خدا خوفی کرنے والے لوگ ایسے معمہ سے یا عجیب الہیئت تین سروں والے خدا سے محبت کرنا اور اس کی پرستش کرنا ذرا مشکل کام ہی سمجھتے ہیں۔ اور پھر یہ بھی تو ہے کہ ایک ہی سانس میں وہ پادری اپنی بات کی تردید بھی تو کر دیتا ہے کیونکہ وہ کہتا ہے کہ خدا نے انسان کو اپنی شکل پر بنایا ہے۔

(That God created man in his own image)

پہلے حوالے سے جو نتیجہ عام عیسائی نکالتے ہیں اس کی تردید کے لئے یہوواہ وٹنسز کہتے ہیں کہ ایک یونانی زبان کے عالم بنجامن ولسن Emphatic Diaglott اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ یہ آیت جس میں تثلیث کے حق میں آسمانی گواہی پیش کی گئی ہے نئے عہد نامہ کے یونانی مسودوں میں موجود ہی نہیں ہے۔ وہ مسودات جو ۱۵ ویں صدی عیسوی سے قبل لکھے گئے تھے ان میں یہ آیت مفقود ہے۔ چنانچہ یہ آیت بعد میں داخل کئے جانے کی وجہ سے ناقابل قبول ہے۔ دوسری دونوں آیات کی تشریح کر کے وہ

ثابت کرتے ہیں کہ ان کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ تین خدا ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تثلیث ہی کے سلسلہ میں وہ روح القدس کے متعلق کہتے ہیں کہ ان تمام آیات میں سے جن سے عام عیسائی تثلیث ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں صرف ایک ایسی آیت ہے جس میں روح القدس کا ذکر ہے اور وہ ہے یوحنا کا پہلا عام خط باب ۵ آیت ۷۔ اور اس کے متعلق پہلے یہ کہا جا چکا ہے کہ یہ بعد میں انجیل میں داخل کی گئی تھی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ حقیقی طور پر اُن آیات میں بھی جن میں عام عیسائی تثلیث مذکور سمجھتے ہیں روح القدس کا ذکر کہیں موجود نہیں ہے۔ یہوواہ وٹنسز کا کہنا ہے کہ دراصل جس یونانی لفظ کا ترجمہ روح (Ghost, Spirit) کیا گیا ہے وہ وہی لفظ ہے جسے بائبل میں دوسرے مقام پر سانس، ہوا یا بادِ نسیم کے الفاظ میں ڈھالا گیا ہے بالکل اسی طرح جس طرح ہوا یا سانس دیکھے نہیں جا سکتے Spirit of God بھی دیکھی نہیں جا سکتی لیکن اس کا مطلب اسکے سوا اور کچھ نہیں کہ جس شخص میں Spirit of God موجود ہو اسے دراصل کسی کام پر مامور کیا جاتا ہے۔ Holy Spirit درحقیقت اللہ تعالیٰ کی وہ پوشیدہ کام کرنے والی تحریک یا طاقت ہے جس کے ذریعہ اس کے بندے اس کی مرضی کے مطابق کام کرتے ہیں۔

یہ جو عام عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ آسمان کھل گیا اور آواز آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے' یہوواہ وٹنسز اس پر اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یوں تو کہتے ہو کہ یسوع مسیح گویا مجسم خدا ہو کر ہی دنیا میں آ گیا تھا لیکن کیا تین سال تک آسمان اس پر بند تھا؟ اگر وہ واقعی خدا تھا تو اس کی آسمان تک رسائی ہونی چاہیئے تھی اور اس کے لئے آسمان کو ہر وقت کھلا ہونا چاہیئے تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ اور ایسے ہی متعدد دیگر سوالات سے مجبور ہو کر پادریوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ تثلیث ایک معمہ ہے۔

تثلیث ہی کی بحث میں یہ ثابت کرتے ہوئے کہ یسوع مسیح خدا نہیں تھے یہوواہ وٹنسز کہتے ہیں (اور یہ نہایت لطیف بات ہے) کہ اگر مسیح خدا تھا تو تین دن جو وہ مرا رہا ان ایام میں شیطان کو تو کھلی چھٹی مل گئی ہو گی کہ وہ ساری دنیا کا کنٹرول (انتظام) اپنے ہاتھ میں لے لے لیکن چونکہ ایک لمحہ کے لئے بھی شیطان ساری دنیا کے نظام کو اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکا اس لئے پتہ چلا کہ یسوع کی وفات کے وقت کسی خدا کی وفات نہ ہوئی تھی یا بالفاظِ دیگر یسوع مسیح ہرگز خدا نہ تھے۔

بائبل یہ بھی کہتی ہے کہ صرف خدا غیر فانی ہے

God only hath immortality.

اگر یسوع مسیح بھی غیر فانی خدا تھے تو پھر ان پر موت کیوں وارد ہوئی؟

ان دلائل اور ان جیسے متعدد دیگر دلائل کی روشنی میں یہوواہ وٹنس تثلیث کو غیر معقول اور مسیح سے بہت بعد بائبل میں داخل کر دیا جانے والا عقیدہ سمجھتے ہیں اور اس سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔

یسوع مسیح کی آمد ثانی

اب ایک اور اختلاف کو لیجئے یہ ہے یسوع مسیح کی آمد ثانی کے متعلق۔ عیسائی دنیا یہ مانتی ہے کہ یسوع مسیح صلیب کے بعد چند روز اپنے حواریوں کے ساتھ رہکر آسمان پر چلے گئے تھے۔ وہاں خدا کے داہنے ہاتھ بیٹھے ہیں اور آخری زمانہ میں واپس دنیا میں آئینگے۔ گزشتہ ڈیڑھ دو سو سال سے وہ یسوع مسیح کی واپسی کی تاریخیں مقرر کر رہے ہیں۔ ایک کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری لیکن نہ مسیح آسمان سے اترے ہیں اور نہ اتریں گے۔ یہوواہ وٹنس کے پیشرو نے (جنہیں ایک رنگ میں اس تحریک کا بانی ہی کہنا چاہیئے) بائبل کے گہرے مطالعہ سے محسوس کیا کہ یسوع مسیح جسمانی طور پر واپس نہیں آئینگے۔ ایک تو اسلئے کہ اب وہ انسانوں کے زمرہ سے نکل کر فرشتوں کے زمرہ میں شامل ہو چکے ہیں اور دوسرے اس لئے کہ جس یونانی لفظ کا ترجمہ "آنا" کیا گیا ہے وہ دراصل "آنا" کے یونانی لفظ سے مختلف ہے اس کا ترجمہ ہے "موجودگی"۔ وہ یونانی لفظ "PAROUSIA" ہے۔ اس لفظ کا انگریزی ترجمہ presence ہے یعنی "موجودگی"۔ اور انگریزی بائبل میں بعض جگہوں پر (مثلاً فلپیوں ۱۲/۲) موجودگی یا حاضری ہی ترجمہ کیا گیا ہے۔ پس اے میرے عزیزو! جس طرح سے تم ہمیشہ سے فرمانبرداری کرتے آئے ہو اسی طرح اب بھی نہ صرف میری حاضری میں بلکہ اس سے بہت زیادہ میری غیر حاضری میں ڈرتے اور کانپتے ہوئے اپنی نجات کا کام کئے جاؤ۔"

پس دوبارہ واپس آئینگے تو دنیا میں موجود تو ہونگے لیکن جسمانی طور پر نہیں بلکہ روحانی طور پر۔ کہتے ہیں کہ انکی موجودگی کا احساس رسل (Russell) کو ۱۸۷۴ء میں ہو گیا تھا اور وہ اس نتیجہ پر بھی پہنچ گیا تھا کہ ۱۹۱۴ء تک شیطان کی حکومت رہیگی اور اسکے بعد یسوع مسیح کی حکومت شروع ہو جائے گی۔

یہوواہ وٹنس کہتے ہیں کہ آج یسوع مسیح کی موجودگی کے آثار ہمارے چاروں طرف بکھرے ہوئے ہیں لیکن عیسائی دنیا انہیں بصیرت کی آنکھ سے دیکھنے اور سمجھنے سے قاصر ہے اسلئے وہ ابھی تک انتظار کر رہی ہے کہ مسیح جسمانی طور پر آسمان سے نازل ہو اور فرشتے اسکے ہمراہ ہوں۔

عیسائی دنیا کو مسیح کی موجودگی کا نظر یا سمجھ نہ آنا صرف اسلئے نہیں کہ وہ بصیرت نہیں رکھتے بلکہ اسلئے بھی کہ مسیح نے آکر تو صرف ایک ہی فرقے کو سچائی پر قرار دینا تھا۔ عیسائی دنیا تو بیشمار فرقوں میں بٹی ہوئی ہے اگر سب کو یسوع مسیح نظر آجائیں تو پھر سچے اور جھوٹے فرقے میں تمیز کیا رہ جائیگی۔ تو گویا ان کا فرقوں میں بٹ جانا بھی انکی راہ میں روک ہے اور وہ مسیح کی موجودگی کو محسوس کرنے سے قاصر ہیں۔

یہوواہ وٹنس مسیح کی موجودگی کے دو دلائل دیتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ ۱۹۱۴ء سے دنیا میں جنگوں اور تباہی کا زمانہ شروع ہو چکا ہے اور دوسرے یہ کہ ۱۹۱۴ء سے مسیح کی آمد یعنی موجودگی کی اسقدر منادی شروع ہو گئی ہے کہ اس سے پہلے کبھی ایسا نہ ہوا تھا ۱۹۱۹ء سے ۱۹۴۵ء تک یہوواہ وٹنس نے اڑتالیس کروڑ کتابچے کتابیں وغیرہ تقسیم کئے تھے۔ یہ تحریریں ۸۸ زبانوں میں لکھی گئی تھیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہر صفحہ [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گرویدۂ خوشی ہیں نہ آزردگانِ غم
قسمت کی بات بات سے اب مطمئن ہیں ہم

کعبہ کی رہ میں کیوں نہ بھٹک جائے قافلہ
ہر گام پر ملیں جو تراشے ہوئے صنم

جو لے کے جا رہے تھے حرم کی طرف صلیب
منزل سے دُور لے گیا ان کو ہر اک قدم

جانے کہاں سے آئی یہ پچھلے پہر صدا
آنکھوں کے اشک بھی تو نہیں موتیوں سے کم

تھا یہ ترے تعلّقِ خاطر کا معجزہ
"آمد تمام شہر بہ بیمار پُرسی ام"

مرنے کے بعد بھی نہ مٹیں گے نسیم وہ
مرنے کی صدقِ دل سے جو کھاتے ہیں اب قسم

نسیم سیفی

ے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مصرع۔

تحریکِ جدید ــــ حضرت المصلح الموعودؓ کی عظیم یادگار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم سید منصور احمد صاحب بشیر)

اِس زمانہ کے امام حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعودؑ کے اس عظیم فرزند کے لئے جس کی خوشخبری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے چودہ سو سال پہلے اُمّت کو دے دی تھی اور جس کے متعلق بعض اولیائے اُمّت نے پہلے سے بتا دیا تھا کہ وہ اپنے والد کا جانشین ہو کر اسلام کی ترقی میں اہم کردار ادا کرے گا ضروری تھا کہ وہ ایسے کارہائے نمایاں سرانجام دے جن سے لوگ قیامت تک دینی و دنیوی فائدے حاصل کرتے رہیں اور جو اسلام کی آئندہ عظیم الشان ترقی میں بنیاد کا کام دینے والے ہوں۔ تحریک جدید کا نظام بھی آپؓ کے ایسے ہی کارہائے نمایاں کا ایک حصہ ہے۔ آیئے اِس عظیم تحریک کے اندر جھانک کر دیکھیں اور ان عظیم ترقیات کا اندازہ لگانے کی کوشش کریں جو کہ اس تحریک کے ذریعہ اسلام کو حاصل ہوئیں یا جن کے متعلق ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ آئندہ حاصل ہوں گی۔

تحریک جدید کی بابرکت ابتداء

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا یہ ازلی قانون بتایا گیا ہے کہ جب گمراہی کی تاریکیاں اپنی انتہا کو پہنچ جاتی ہیں تو اُس وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آتی ہے اور وہ اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے اپنی تقدیر نازل کرتا ہے اور اس طرح وہ بظاہر تاریکیٔ زمانہ حقیقت میں بہت ہی بابرکت اور نوعِ انسان کے لئے سراسر فائدہ مند ہو جاتا ہے۔ تمام انبیاء اور کتبِ الٰہی کا نزول اسی حقیقت کو آشکار کر رہا ہے۔ یہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ اس قسم کے نظارے اکثر اپنے بندوں کو دکھاتا رہتا ہے تاکہ ان کا ایمان تازہ رہے اور وہ اس کی ذات کی معرفت حاصل کریں۔

۱۹۳۴ء کی بات ہے کہ حکومتِ وقت اور عوام دونوں احمدیت کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اِس روحانی سلسلہ کے خلاف جو لاوا ایک مدت سے دلوں میں پک رہا تھا وہ یکبارگی باہر نکل پڑا اور مخالفین نے یقین کر لیا کہ اب یہ زلزلہ احمدیت کو تہ و بالا کر کے رکھ دیگا۔ احمدیت کے مخالف ایک بھاری جمعیت کے ساتھ مرکزِ احمدیت قادیان پر حملہ آور ہوئے اور انہوں نے اپنے زعم اور تکبّر میں اعلان کر دیا کہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ

بجادی جائے گی اور دُنیا میں کوئی احمدی دیکھنے کے لئے بھی نہیں ملے گا۔ لیکن اس کے مقابل اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کے ذریعہ انہیں یہ جواب دیا کہ تم نے قادیان کی اینٹ سے اینٹ کیا بجانی ہے خود تمہارے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلنے والی ہے اور خود تمہیں ایک ذلت ناک پسپائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہ بندہ مصلح موعودؓ تھا جسے اللہ تعالیٰ نے ردائے خلافت پہنا کر اپنے تاجِ نیابت سے سرفراز فرمایا تھا۔ خدا کے اس بندے کے الفاظ حرف بحرف پُورے ہوئے۔ ایک طرف تو وہ لوگ اپنے مقصد میں ناکام و نامراد ہوئے اور ان سے بعض ایسی حرکات سرزد ہوئیں کہ وہ تمام مسلمانوں میں مُنہ دکھانے کے قابل نہ رہے اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے ان حالات میں حضرت مصلح موعودؓ کے دل میں "تحریک جدید" جیسی بابرکت اور جماعت کے لئے مفید تحریک کا الہام کیا۔ چنانچہ آپؓ نے اعلان فرمایا:-

"یاد رکھو یہ تحریک خدا تعالیٰ
کی طرف سے ہے اسلئے وہ
اسے ضرور ترقی دے گا۔ اور
اس کی راہ میں جو روکیں ہوں گی
ان کو بھی دُور کر دے گا۔ اور
اگر زمین سے اس کے سامان
پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے
خدا تعالیٰ اس کو برکت دیگا۔"

پس تحریک کی بنیاد چونکہ ان نازک حالات میں رکھی گئی تھی اور جماعت کے لاکھوں افراد نے نہایت آہ و زاری کے ساتھ اس کی کامیابی کے لئے دعائیں کی تھیں اس لئے اس تحریک نے الٰہی دربار میں خاص قبولیت حاصل کی اور اللہ تعالیٰ کی سُنّتِ مستمرہ کے مطابق تاریخ احمدیت کا یہ نازک اور خطرناک موڑ اس کی ترقی میں رکاوٹ بننے کی بجائے اس کے لئے تحریکِ جدید جیسی بابرکت تحریک کو اس دُنیا میں لانے کا موجب ہوگیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"تحریکِ جدید کو ہمارے محبوب امام حضرت مصلح موعودؓ نے بہت سے مطالبات کی صورت میں جماعت کے سامنے پیش کیا تھا۔ ان میں سے ہر ایک مطالبہ پر جماعت نے لبیک کہا اور دل و جان سے اُسے قبول کیا۔ ان مطالبات میں اللہ تعالیٰ نے ایسی خارق عادت برکت ڈالی کہ بعد میں ان میں سے ہر ایک مطالبہ جماعتی ترقی کے لئے ایک سنگِ میل کی حیثیت اختیار کر گیا۔

ان مُکمل ستائیس مطالبات میں سے سادہ زندگی، ممالکِ بیرون میں تبلیغ اسلام کے لئے مالی قربانی، خدمتِ دین کے لئے نوجوانوں کا وقفِ زندگی، دشمن کے گندے لٹریچر کا جواب اور ریزرو پچیس لاکھ روپے کے انتظام کے مطالبات ایسے ہیں کہ جن سے بیرونِ ملک

اشاعتِ اسلام میں خاص مدد ملی ہے اور جن کی وجہ سے اسلام کو اب دُنیا کے ایک بڑے حصّہ میں باعزت مقام حاصل ہو گیا ہے۔ یہ مطالبات اگرچہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ۱۹۳۴ء کے نازک دَور میں جماعت کے سامنے پیش کئے تھے تاہم ان کا تعلق چونکہ بلاواسطہ یا بالواسطہ اشاعتِ اور تبلیغِ اسلام سے ہے اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے دوسرے مسلمان بھائی بھی اس میں شریک ہو کر ان سے مستفید ہو سکتے ہیں، اور اسلام کی ترقی میں حصّہ لے سکتے ہیں ؂

اسلامی تمدّن

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ر جنوری ۱۹۳۸ء میں فرمایا:۔

"ہر جگہ تمام دوستوں کو اکٹھا کر کے ان سے پھر عہد لیا جائے کہ وہ اسلامی تمدّن اور اس کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگی بسر کرینگے۔ اور احیاءِ دین اور قیامِ شریعت کر کے اپنی بنیادوں کو مضبوط کریں گے تا قلیل سے قلیل عرصہ میں وہ تمدن قائم ہو جائے جس کو اسلام قائم کرنا چاہتا ہے اور جس کو قائم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے۔"

تبصرہ

خطباتِ نور رضؓ جلد دوم۔ مرتبہ سردار عبدالحمید صاحب
ناشر۔ احمدیہ بک ڈپو دارالرحمت شرقی ربوہ
قیمت۔ مجلد چار روپے۔

خطباتِ نور کی یہ جلد حضور رضی اللہ عنہ کے خطبات (جمعہ عیدین نکاح) کا مجموعہ ہے۔ پہلی جلد اُن چھتیس خطبات پر مشتمل تھی جو حضورؓ نے مسندِ خلافت پر متمکن ہونے سے قبل یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں پڑھے تھے۔ یہ دوسری جلد اُن تراسی خطبات پر مشتمل ہے جو آپؓ نے اپنے عہدِ خلافت (جون ۱۹۱۴ء سے دسمبر ۱۹۱۳ء تک) میں جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے پڑھے تھے ؂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ۔ سیرۃ و سوانح
مؤلفہ۔ سلطان احمد صاحب پیرکوٹی
ناشر۔ مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری
قیمت۔ ایک روپیہ پچیس پیسے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا اصل مقصد دلوں میں ایک نیک تبدیلی پیدا کر کے لوگوں کو اپنے خالقِ حقیقی کے آستانے پر لا کھڑا کرنا تھا۔ چنانچہ جو لوگ حضور علیہ السلام کے حلقۂ اثر میں آئے ان میں ایک ایسی نیک تبدیلی پیدا ہوئی کہ وہ دنیا بھر کے لئے مشعلِ ہدایت بن گئے۔ ایسے ہی ایک جلیل القدر وجود حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ تھے۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہیں یہ توفیق ملی کہ وہ حضرت حافظ صاحبؓ کے سیرت و سوانح تالیف کریں۔

کتاب ربوہ کے کتب فروشوں سے مل سکتی ہے ؂

تحریک جدید کی خبریں

کاروانِ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ دنیا بھر کے مسلمانوں میں اب تبلیغِ اسلام کا احساس ترقی پذیر ہے۔ کبھی نہ کبھی کسی نہ کسی طرف سے یہ آواز ضرور سُنائی دینے لگتی ہے کہ مسلمان متحد ہو جائیں اور اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ کہیں تبلیغ کی تربیت کے لئے ادارے قائم کئے جا رہے ہیں اور کہیں انفرادی طور پر جذبۂ خدمتِ اسلام کو بروئے کار لانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ نہایت اچھا شگون ہے۔ ہم اِس یقین سے پُر ہیں کہ مسلمانوں کی زندگی کے ہر شعبے میں کوتاہیوں اور کمزوریوں کو ایک ہی طریق پر دُور کیا جا سکتا ہے اور وہ ہے تبلیغِ اسلام۔ تبلیغِ اسلام مسلمانوں کا ایک ایسا مرکزی نقطہ ہے کہ اس کے گرد ان کی زندگی گھومے تو وہ اس صراطِ مستقیم پر رہ سکتے ہیں جو اُن کے لئے مقرر کیا گیا تھا اور جس پر چل کر انہوں نے حیران کن کامیابیاں اور کامرانیاں حاصل کی تھیں۔

اگرچہ احمدیہ جماعت تو ایک عرصہ سے تبلیغِ اسلام کے فریضہ سے عہدہ برآ ہونے کی کوشش کر رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی کوششوں کے ایسے حوصلہ افزا نتائج نکل رہے ہیں کہ اپنے اور بیگانے اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں لیکن کام بہت وسیع ہے اور کارندے بہت ہی کم۔ اس لئے جب بھی کسی جانب سے تبلیغِ اسلام کے ارادے کا اظہار ہوتا ہے ہمارے دل خوشی سے معمور ہو جاتے ہیں کیونکہ ہمارا مقصد تو صرف اور صرف یہی ہے کہ اللہ جلّ شانہٗ کی وحدانیت اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لا کر لوگ اپنی عاقبت بھی سنواریں اور اس دنیا میں بھی ایسی زندگیاں بسر کریں کہ یہ کرۂ ارض بھی جنّت کی مثال بن جائے۔

ذیل میں ہم احمدیہ جماعت کے چند ایک مشنوں کی تبلیغی کوششوں کا مختصر سا خاکہ پیش کرتے ہیں اور دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ مشنوں کی کوششوں کے بہترین نتائج مترتّب فرمائے اور اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کی معراج کے دن قریب سے قریب تر لائے۔ آمین

ہالینڈ

تبلیغ کے حلقہ کو وسیع سے وسیع تر کرنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے لئے مکرم صلاح الدین خان صاحب لکھتے ہیں کہ ڈچ نومسلم احباب کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ دی جارہی ہے تاکہ وہ بھی اسلام کے مسائل سے پوری طرح آگاہ ہو کر اپنے حلقہ میں اسلام کی تبلیغ کر سکیں۔ ان میں سے چند ایک تو اس پروگرام میں خاص دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں۔ ایک ڈچ بھائی جو اسلام و احمدیت کو اچھی طرح سمجھتے ہیں اور صوم و صلوٰۃ کے پوری طرح پابند ہیں اپنی باری پر خطبہ جمعہ دیتے ہیں اور نماز بھی پڑھاتے ہیں یہ بات خاص طور پر مسرت افزا ہے کہ ڈچ بھائیوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح حیات کو غور سے مطالعہ کرنے کا بہت ہی شوق ہے۔ ایک صاحب نے تو گزشتہ برس حدیث کا درس بھی دیا۔

غیر مسلموں کو اسلام سے پوری طرح واقف کرانے کے لئے ملک کے مختلف حصوں میں پبلک جلسے منعقد کئے جاتے ہیں اور سکولوں اور یونیورسٹیوں میں جا کر اسلام کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ایسے مواقع پر اسلامی ممالک سے متعلق ضروری امور بھی حاضرین کو بتائے جاتے ہیں۔ بعض اوقات تو سلائڈز کے ذریعہ مختلف اسلامی ممالک کی طرزِ زندگی کو پیش کیا جاتا ہے۔

ملک کے مختلف حصوں میں جو لیکچر دیئے گئے ان میں سے ایک کے متعلق مکرم صلاح الدین خان صاحب تحریر کرتے ہیں:-

"ایک اور شہر RODEN ہیگ سے بہت دُور یعنی قریباً ۲۵۰ کلومیٹر (۱۶۰ میل) کے فاصلے پر شمالی ہالینڈ میں واقع ہے وہاں بھی مکرم برادرم اکمل صاحب کو ایک جماعت کے سامنے اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچانے کا موقع ملا۔ گھنٹہ بھر تقریر کی۔ بعد ازاں ڈیڑھ گھنٹہ سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ حاضرین میں مختلف فرموں کے ڈائریکٹرز اور انجینئرز بھی موجود تھے اور بعض سکولوں کے اساتذہ بھی۔ ایک ڈائریکٹر نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا جس رنگ میں ہمیں آج اسلام کے متعلق بتایا گیا ہے اس سے تو واقعی یہ ایک ایسا مذہب معلوم ہوتا ہے جس کی تعلیمات قابلِ عمل ہیں۔ اس موقعہ پر ایک استانی نے اسلام میں عورت کے مقام پر بہت دلچسپ گفتگو ہوئی۔ وہ اپنے اس نظریہ پر مُصر تھی کہ عیسائیت نے عورتوں کو اونچا مقام دیا ہے لیکن جب بائبل کی تعلیمات کا اسلام کی تعلیمات سے مقابلہ کر کے بتایا گیا کہ اسلام نے عورت کو جو مقام دیا ہے وہ کتنا اونچا اور عمدہ ہے تو سکوت اختیار کرنے کے سوا ان سے کچھ اور نہ بن پڑا۔

یورپ سے اسلام کی بڑھتی ہوئی دلچسپی کا یوں بھی پتہ چلتا ہے کہ ہمارے مشنوں میں خدا کے فضل سے ہر قسم کے لوگ انفرادی طور پر اور گروپوں کی صورت میں بھی تشریف لاتے ہیں اور اسلام سے متعلق ضروری معلومات حاصل کرتے

ہیں۔

گزشتہ چند روز میں ریفارمڈ چرچ کے بعض ارکان ایک گروپ کی صورت میں مشن ہاؤس میں آئے انہیں اسلامی واقفیت بہم پہنچانے میں ڈچ احمدی دوستوں نے بھی حصہ لیا۔

ایک مضافاتی شہر کے ہائی سکول کے طلباء اپنے استاد کی نگرانی میں آئے۔ اسلام کی تعلیمات کے متعدد پہلوؤں پر گفتگو ہوئی۔ ہیگ کے ہائی سکول کے طلباء بھی آئے اور انہوں نے اسلام کے متعلق متعدد سوالات کئے۔

مکرم خان صاحب مزید تحریر کرتے ہیں:۔

"ہالینڈ پریس میں بھی ہمارے مشن اور اس کی سرگرمیوں کا اچھے رنگ میں ذکر آتا رہا ہے ٹیلیویژن، ریڈیو ہالینڈ اور اخبارات کے ذریعے بھی پیغام حق کے پہنچانے کے مواقع پیدا ہوئے۔ چنانچہ T.V 7 والوں نے مسجد آکر ہماری ایک نماز جمعہ کا منظر فلما کر T.V 7 پر پیش کیا۔ ریڈیو والوں نے مکرم امام صاحب کو اپنے ہاں بلا کر جماعت احمدیہ اور اس کی تبلیغی اور تبشیری مساعی پر ایک انٹرویو نشر کیا۔ علاوہ ازیں عید الاضحیہ کے موقع پر نمائندہ ریڈیو نے مسجد آکر خطبۂ عید ریکارڈ کیا اور اس موقع کی مناسبت سے امام مسجد ہالینڈ کا ایک انٹرویو لیا"۔

یاددہانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض مخلص دوست عند الملاقات گلہ کرتے ہیں کہ دو روپے کے لئے آپ نے ہمیں کیوں یاددہانی کرائی۔

حقیقت یہ ہے کہ پرچے کا چندہ اتنا قلیل ہے کہ فی الواقعہ یاددہانی بعض دوستوں پر گراں گزرتی ہے۔ لیکن اگر اس قلیل رقم کی یاددہانی نہ کرائی جائے اور ایک لمبے عرصہ تک کسی دوست سے چندہ نہ ملے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تحریک جدید سے اس پرچے کے لئے مزید امدادی رقم دی جائے اور تبلیغی بجٹ پر ناواجب طور پر بوجھ ڈالا جائے۔

خاکسار قارئین کی خدمت میں گزارش کرنی چاہتا ہے کہ اوّل تو یاددہانی کے بغیر ہی چندہ کی تجدید فرما دیا کریں اور اگر ایسا نہ کر سکیں تو یاددہانی کو ہماری طرف سے پرچے کی مالی حالت کو مضبوط بنانے کے سلسلہ میں ایک مخلصانہ کوشش سمجھ کر ہم سے تعاون فرمایا کریں۔ ہم آپ کے ازحد ممنون ہوں گے۔

مینیجنگ ایڈیٹر

آئس لینڈ میں تبلیغ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم مولوی کمال یوسف صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن سکینڈے نیویا)

حال ہی میں مکرم مولوی کمال یوسف صاحب مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن سکینڈے نیویا آئس لینڈ تشریف لے گئے تھے۔ وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو نمایاں کامیابی نصیب ہوئی۔ اسلام اور احمدیت کا پیغام متعدد ذرائع سے وسیع حلقہ تک پہنچانے کا موقع ملا۔ آپ اپنے ایک حالیہ خط میں لکھتے ہیں:۔

"۲۱ر اپریل کی شام کو خاکسار آئس لینڈ کی ایرپورٹ Reykjevik پر جو امریکنوں کی فوجی چھاؤنی ہے، پہنچا۔ ایرپورٹ شہر سے خاصی دُور ہے۔ راستہ میں آتے ہوئے بار بار امریکن حفاظتی پوسٹ ہیں۔ امریکن ایرپورٹ سے بس شہر میں ایک اَور ایرپورٹ پر پہنچتی ہے جو شہر کے عین وسط میں ہے۔ سطح زمین لاوہ زدہ ہے۔ پتھر کی طرح سخت ہے۔ درخت یا گھاس نظر نہیں آتے۔ مگر شہر میں انہوں نے درخت لگائے ہوئے ہیں اور گھاس بھی ہے۔ سارا شہر ہی جنگ کے بعد بنا ہوا اور ساری عمارتیں نئی ہیں۔ آئس لینڈ کی نصف آبادی (لوکل آبادی دو لاکھ ہے) یعنی Reykjevik شہر میں ہے۔ طبعی چشموں کے گرم پانی سے سارا شہر ہی سنٹرل ہیٹڈ ہے۔ کھانے کی اشیاء، ہوٹل، کپڑے وغیرہ ڈنمارک سے زیادہ مہنگے ہیں۔ سُور کا گوشت یہاں بہت کم کھاتے ہیں۔ اکثر لوگ بکری کا گوشت کھاتے ہیں۔ کتابیں پڑھنے کے لحاظ سے یہ قوم بہت مشہور ہے۔ عالمی اعداد و شمار کے مطابق فی کس کتب کی شرح کے لحاظ سے سب سے زیادہ کتابیں خریدنے والی قوم یہی ہے۔ یہ لوگ مذہباً سو فیصدی عیسائی ہونے کی وجہ سے بھی اہلِ کتاب ہیں اور اس قوم کو لفظی لحاظ سے بھی اہلِ کتاب کہا جا سکتا ہے۔

۲۲ر اپریل کی صبح کو خاکسار نے جب Ice land Arab سوسائٹی کو اپنی تقریر کے سلسلہ میں فون کیا تو معلوم ہوا کہ انہوں نے تقریر کو روک دیا ہے۔ بعد میں ان کے سیکرٹری نے ایک اَور ممبر کی معیت میں گھر پر بُلایا اور معذرت کی کہ ہم یہاں لوگوں کی مخالفت کے خوف سے آپ کی تقریر روکنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

اگلے روز صبح یونیورسٹی کے پروفیسر دینیات سے فون پر بات ہوئی۔ اس نے انتہائی رعونت سے بات کرنے سے انکار کر دیا۔ دس

بجے یہاں کے مشہور ہفتہ وار اخبار VIKAN کے ایڈیٹر سے انٹرویو تھا۔ ان سے ایک گھنٹہ ٹیپ ریکارڈر پر انٹرویو ہوا۔ سکینڈے نیویا میں اسلام اور احمدیت سے تعارف، یورپ میں اسلام کی ضرورت اور اسلام کے مستقبل کے متعلق گفتگو ہوئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دن کو ایک بجے یہاں کے لوتھرن بشپ REN. EINARSSON خود مجھے لینے کے لئے آگئے۔ اُن کے دفتر گئے اور ایک گھنٹہ تک اسلام پر گفتگو ہوئی۔ چرچ کی ذمہ داری اور دہریت کے خلاف تمام مذاہب میں اتحاد کی اہمیت، قرآن مجید اور انجیل کا مقام و حیثیت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد از روئے بائبل وغیرہ امور کے متعلق خاکسار نے اپنے خیالات کو پیش کیا۔ جب وفاتِ مسیح کے متعلق خاکسار نے جماعتِ احمدیہ کے عقائد کو پیش کیا تو انہوں نے تعجب کا اظہار کیا۔ خاکسار نے جماعت کا تعارف کرایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" انہیں پیش کی انہوں نے ایک رسالہ جس میں ان کا ایک مضمون آلس لینڈ چرچ کی تاریخ کے متعلق تھا خاکسار کو دیا۔ یہاں کے بشپ عوام میں محبوب اور نہایت خلیق ہیں۔ ان کی ایک مشہور کتاب مذاہبِ عالم میں آخری باب اسلام پر ہے۔ یہ واحد مضمون ہے جو اسلام پر اس ملک میں کسی نے لکھا ہے۔

شام کو یہاں کے ایک الیکٹرک انجینئر کے گھر پر خاکسار مدعو تھا۔ اگلے روز صبح کیتھولک بشپ Dr. H. Fridon جو خود آلس لینڈ کے باشندہ نہیں بلکہ ہالینڈ کے ہیں سے ان کے گھر پر ملاقات ہوئی۔ خاکسار نے جماعت کا تعارف کرایا۔ یہ ایک مشہور متکلم Theologist ہیں۔ ان سے عیسائیت کے تازہ رجحانات 'God is dead'، سپین میں مذہبی آزادی کے سلسلہ میں دقت، کمیونسٹ ملکوں میں مذہبی آزادی کا فقدان وغیرہ امور کے بعد خاکسار نے نجران سے عیسائی وفد کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی تفصیل بیان کی اور اس موقع پر حضورؐ (فداہ نفسی) پر جو وحی نازل ہوئی اس کی بھی تفصیل سے انہیں آگاہ کیا۔ نیز انہیں کلمہ سواء کی دعوت دی۔ خدا تعالیٰ سے انسان کا تعلق آیت هُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ نیز بعض تصوف کی مثالوں (جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار اپنی کتب میں کیا ہے) کی روشنی میں پیش کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام، وفاتِ مسیح، طلاق، اور تعدد ازدواج وغیرہ مسائل کے متعلق اسلامی نظریہ پیش کیا۔ آخر میں اسلامی اصول کی فلاسفی ان کی خدمت میں پیش کی۔ یہ گفتگو متواتر دو گھنٹے تک رہی۔"

اسلام کی ہیلسٹی کے سلسلہ میں آپ لکھتے ہیں:-

"ایک روز خاکسار بغیر کسی وقت مقرر کرنے کے

ٹیلی ویژن اسٹیشن چلا گیا۔ وہاں کے چیف سے ملاقات کی۔ انہوں نے بتایا کہ ملکی قانون کے مطابق لوتھر مذہب عیسائی کے علاوہ کسی اَور مذہب کا ذکر ٹیلی ویژن پر نہیں ہو سکتا۔ اِس پر مَیں نے اُسے کہا کہ آپ کا جو خبروں کا محکمہ ہے ان کے سیکرٹری سے ملاقات کا انتظام کریں۔ انہوں نے چھوٹتے ہی کہا کہ مَیں تو خود پادری ہوں مَیں اس سلسلہ میں کیا کر سکتا ہوں۔ بہرکیف میرے کہنے پر انہوں نے اپنے سیکرٹری کو بُلوا کر دو منٹ کے لئے ٹیلی ویژن پر خاکسار کے انٹرویو کا پروگرام تیار کروایا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تمام آئس لینڈ میں اسلام کا چرچا ہو گیا۔ اخبارات نے بھی اچانک دلچسپی لینی شروع کر دی۔ پہلے ایک اخبار نے آخری صفحہ پر خاکسار کا انٹرویو مع فوٹو شائع کیا اور لکھا کہ آئس لینڈ کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ کوئی اسلامی مبلغ یہاں آیا۔ مَیں نے تفصیل کے ساتھ اسلامی تعلیم سے متعارف کرایا۔ اگلے روز ایک اَور اخبار نے نمایاں صفحہ پر انٹرویو شائع کیا۔ اس سے اگلے روز ملک کے سب سے بڑے اخبار نے جلی حروف میں انٹرویو شائع کیا۔ سوموار کے روز یہاں سے صرف ایک اخبار ہی چھپتا ہے اس اخبار نے پورے صفحہ پر خاکسار کا مع فوٹو انٹرویو شائع کیا۔ اس طرح اچانک ملک کے گوشہ گوشہ اور ہر طبقہ میں اسلام کا چرچا ہونے لگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منگل ۲۹ر اپریل ۶۹ء رات نو بجے تھیوسافیکل سوسائٹی کے ہال میں خاکسار کی تقریر تھی۔ پانچ دس افراد بھی وہاں آجاتے تو خاکسار اس کو غنیمت سمجھتا مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے تقریر کے وقت سارا ہال کھچا کھچ بھر گیا اور وہاں کھڑے ہونے کی گنجائش نہ تھی۔ گو خاکسار نے یورپ میں دس سال سے زیادہ بطور مبشر اسلام کے کام کرنے کی سعادت حاصل کی ہے مگر اتنا مجمع کبھی نہیں ہوا۔ تقریر کا وقت صرف ایک گھنٹہ تھا مگر سامعین نے اتنی دلچسپی لی کہ اجلاس دو گھنٹے سے قبل ختم نہ ہو سکا الحمد للہ۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بار بار دعا خاص کے لئے عرض کرتا رہا ہے حضور کے تسلی والے نامے ملتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو شرفِ قبولیت بخشا۔

ایڈیٹر کے نام

خط مندرجہ ذیل پتہ پر تحریر فرمائیں :-

ایڈیٹر ماہنامہ تحریکِ جدید
ربوہ۔ ضلع جھنگ

اچھوتے اور بے مثل
ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے

جڑاؤ و سادہ سٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور

چاندی کے خوشنما برتن۔ ٹی سٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ، دی مال، لاہور۔ فون ۲۶۲۳

ھو الشافی — خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ — ھو الناصر

روگ کا سوگ نہ کر!

دمہ، ضیق النفس، اور بلغمی کھانسی کی بیماری سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے!

کیونکہ

بس بیماری کا فوری اور زود اثر مکمل علاج ہمارے ہاں کئی سالوں سے متواتر کیا جاتا ہے جس سے بفضل خدا ہزاروں مریض صحت یاب ہو چکے ہیں۔ لہٰذا اگر خدانخواستہ آپ یا آپ کا کوئی عزیز دوست دمہ یا بلغمی کھانسی کی بیماری کا علاج کروا کر ہر طرف سے مایوس ہو چکا ہو تو آج ہی تسلی بخش اور مجرب علاج کیلئے

مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھیں

ماہر معالج امراض دمہ بلغمی کھانسی وغیرہ خادم خلق ڈاکٹر نثار احمد بنگوی (سرشمیر روڈ والے)
غلام محمد آباد۔ شاہی چوک محلہ دار الفضل ڈی ۱۳۵ شہر لائل پور

بواسیر اور دمہ کے علاوہ

مندرجہ ذیل آٹھ امراض کیلئے بھی چار خوراکی اکسیریں تیار کی گئی ہیں۔
نزلہ (حلق سے اخراج) زکام (ناک سے اخراج) درد شکم، نکسیر، ناسور، تبخیر معدہ، سر درد اور جوڑوں اور اعصاب کا درد۔

دعویٰ کسی بھی اکسیر کے چار خوراکی کورس سے متعلقہ مرض ختم ہو جاتی ہے (قیمت فی کورس ۱۰/-)

ثبوت کسی بھی مرض کے لئے متعلقہ اکسیر کی ایک آزمائشی خوراک مفت پیش خدمت ہے۔

• کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ، مال، لاہور

• ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ گول بازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مفید اور مؤثر دوائیں

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کیلئے مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر۔ آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بچوں، عورتوں اور مردوں سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

تریاقِ اٹھرا

اسقاطِ حمل، بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا یا کمزور رہنے کے لئے مفید عالم گولیاں۔

قیمت مکمل کورس پندرہ روپے

نورِ نظر

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بہترین تجویز۔ قیمت مکمل کورس ۲۵ روپے۔

سُرمہ خورشید

دُھند، غبار، خارش، کُکرے، موتیابند اور دیگر امراضِ چشم کے لئے اکسیر اور لاجواب۔ قیمت ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ حسبڑ ربوہ۔ فون نمبر ۳۸

دماغی امراض

مثلاً مالیخولیا۔ وہم۔ وسواس۔ جنون۔ دیوانگی۔ بے خوابی اور کمزوری دماغ کا جدید طریقہ سے

کامیاب علاج!

کرشمہ حکمت

خارش ہر قسم۔ دھدر۔ بالچر چمبل۔ گنج اور لوط کا

کامیاب علاج!

دواخانہ حکیم عبدالعزیز کھوکھر منزل غربی چاک چھٹہ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

زرعی و صنعتی ضروریات کے لئے

احمد کولڈ سٹارٹ

ڈیزل آئل انجن

بارہ تا پچاس ہارس پاور

چلنے میں دیرپا، مضبوط، کم خرچ اور گارنٹی شدہ

تیار کردہ **نور سنز مکینیکل انجینیرز**

ڈسکہ ضلع سیالکوٹ